www.iqbalkalmati.blogspot.com

کیلے کی کاشت

کیلے کی زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے طریقے

زراعت اردو کتابچہ

PAR

پاکستان ایگریکلچر ریسرچ زرعی تعلیمی پورٹل

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کیلے کی کاشت:۔

کیلا لذیذ اور خوش ذائقہ پھل ہے جو پوری دنیاں میں پسند کیا جاتا ہے جدید تحقیق کے مطابق کچے کیلے میں زیادہ حیاتین پائے جاتے ہیں اور کوئی دوسرا پھل نمکیات اور غذائی کے اعتبار سے اسکا مدمقابل نہیں ہے نیز اس کا فی ایکڑ پیداوار دیگر پھلوں سے زیادہ ہوتے ہے دنیاں میں کیلا پہلے پہل بعض تاریخی شواہد کے مطابق جزیرہ نما ملایا یا اس کے آس پاس بنگلا دیش کے ان جنگلی پودے کے صورت میں پایا گیا جو مرطوب تھے پھر آہستہ آہستہ دنیاں کے دوسرے گرم مرطوب علاقوں میں اس کی افزائش کی گئی اس وقت کیلا دنیاں کے کئی ممالک میں کاشت ہورہا ہیں جن میں میکسیکو، ویتنام ، بھارت، ملایا، جنوبی اور مشرقی افریقہ، نیوزی لینڈ، سپین، پرتگال، گوئٹے ملا، برازیل کوسٹاریکا، برٹش ہنڈیورس، ویسٹ انڈیز اور انڈونیشیا شامل ہیں۔ پاکستان میں کیلا زیادہ تر حیدر آباد، ٹنڈوالہیار، مٹیاری، نوشہرو فیروز، شہید بینظیر آباد، میر پور خاص، اور خیر پور، میں کاشت ہوتا ہے یہاں کیلے کی اعلی اقسام کاشت کی جاتے ہیں اس کے علاوہ صوبہ سندھ کے دوسرے اضلاع پنجاب اور سرحدی علاقوں میں بھی کیلا کاشت کیا جاتا ہے ہمارے ملک میں کیلے کی فی ایکڑ پیداوار دیگر ممالک کے مقابلے میں کم ہے اگر ہمارے کاشت کار مندرجہ ذیل باتوں کو ملحوظ خاطر رکھیں تو کیلے کے فی ایکڑ پیداوار میں کئی گنا اضافہ کر سکتے ہیں۔

(۱) آب وہوا (۲) ترقی دادہ اقسام (۳) آبپاشی (۴) پھل کی تیاری (۵) گوڈی اور جڑی بوٹیوں کی تلفی (۶) بیماریوں کا تدارک (۷) زمین کا انتخاب اور تیاری (۸) افزائش پودوں کو سہارا دینا (۹) کھادوں کا متوازن استعمال (۱۰) بروقت برداشت (۱۱) پیداوار۔۔۔۔۔

کیلے کی منافع کاشت کیلئے گرم طوف آب وہوا کی ضرورت ہوتی ہے یہ آب وہواط استوا کے دونوں طرف واقع مزطقہ بائے حادہ میں پائی جاتی ہے کیلے کے منافع بخش کاشت کیلئے وہ علاقہ زیادہ موزوں ہیں جہاں کا درجہ خرارت ۲۷ ڈگری سینٹی گریڈ سے ۲۹ ڈگری سینٹی گریڈ کے درمیان رہے اور یہ ۳۵ ڈگری سینٹی گریڈ سے تجاوز نہ کرے نیز کبھی ۱۵ ڈگری سینٹی گرڈ سے کم بھی نہ ہو ان علاقوں میں سالانہ اوسط بارش ۳۵ سے ۴۰ انچ تک ہو تو زیادہ موزوں تصور کیلے جاتے ہیں اگر بارش کم ہو تو مصنوعی طریقہ سے پانی کا سپرے کیلے کی پیداوار اور کوالٹی پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے صوبہ سندھ چونکہ سمندر کے نزدیک واقع ہے اور اس لئے ان علاقوں میں نمی کی شرح زیادہ ہونے سے کیلے کی کاشت کامیاب رہی ہے پاکستان میں آزادی کے بعد اسکی تجرباتی طور پر کاشت شروع کی گئی یہ صوبہ میں اتنی کامیاب رہی کہ اس کا شمار علاقہ کی نقد آور فصلوں میں ہونے لگا اور اس وقت یہ صوبہ سندھ کے بیشتر علاقوں میں کامیابی سے کیا جارہا ہے۔

www.iqbalkalmati.blogspot.com

زمین کا انتخاب اور تیاری:۔

زمین کا انتخاب اور تیاری کیلے کے لئے ہموار زرخیز اور میرا زمین جس میں 4 تا 5 فٹ کی گہرائی تک بہتر نکاس ہو اور اس میں نامیاتی مادہ 1-1/2 سے 2 فیصد تک موجود زیادہ موزوں تصور کی جاتی ہے کلر اور تھوڑ سے پاک زمین میں اس کی بہتر کاشت ہوتی ہے زمین کے تیاری سے پہلے راؤنی کریں پھر گہرے ہل مثلاً راجہ ہل چزل اور ڈسک پلو وغیرہ (جو آپ کی زمین کے لیے موزوں ہوں) کی مدد سے زمین کو گہرائی تک کھولیں پھر روٹاویٹر یا سہاگہ کی مدد سے زمین کو نرم ہموار اور بھر بھری کرلیں یہ سارا کام جنوری کے مہینے میں مکمل کرلیں۔

ترقی دادہ اقسام:۔

دنیاں میں کیلے کی سینکڑوں اقسام کاشت ہورہی ہیں لیکن پاکستان میں کاشت کی جانے والی اقسام بصرائی یا میر پوری، سلونکل، ولیم ہائبرڈ، سفری چینی اور چمپا زیادہ مشہور ہیں لیکن ان سب اقسام میں بصرائی زیادہ کامیاب رہی ہے کیونکہ اس کا پودا قد میں چھوٹا لیکن اس کی پھلیاں موٹی گچھے بڑے اور وزن دار ہوتے ہیں ایک نئی قسم ولیم ہائبرڈ بھی ہے جو بصرائی سے قدرے بہتر پیداوار دیتی ہے بہرحال جن علاقوں میں کورے کا خطرہ نہ ہوں وہاں بصرائی اور ولیم ہائبرڈ اقسام کاشت کریں اور جن علاقوں میں کورے کا خطرہ ہو وہاں فلپائنی اقسام زیادہ موزوں تصور کی جاتی ہیں۔وقت

کاشت:۔

کیلا فروری مارچ اور اگست ستمبر کے مہینوں میں کاشت کیا جاتا ہے لیکن فصل اگانے کا بہترین وقت فروری سے مارچ تک ہے کیونکہ اس فصل سے نومبر دسمبر تک 30 سے 35 فیصد تک پہلی پیداوار لی جاسکتی ہے نیز اگست دسمبر میں کاشت کردہ پودوں کی نشوونما رک جاتی ہے۔

افزائش:۔

افزائش کیلے کی افزائش تمام دنیا میں ایک ہی طریقہ سے ہوتی ہے یعنی اسکی افزائش کے لئے جڑوں سے نکلے ہوئے زیر بچوں کو استعمال کیا جاتا ہے زیر بچوں کی دو قسمیں ہوتی ہیں پہلی قسم تلوار نما اور دوسرے کو جوڑے پتوں والے زیر بچے کہا جاتا ہے کیلے کے تلوار نما زیر بچوں کی کونپل بہت جاندار اور جڑ موٹی ہوتی ہے اس کی پتیلیں بڑے تنے کے ساتھ ساتھ ہوتی ہیں تلوار نما

www.iqbalkalmati.blogspot.com

زیر بچوں کو پتوں والے زیر بچوں پر ترجیح دی جاتی ہے کیونکہ جوڑے پتوں والے زیر بچے پتوں کی نشوونما کے دوران خوراک کی زیادہ مقدار صرف کرتے ہیں جس سے پھل کو زیادہ خوراک نہیں مل پاتی جوڑے پتوں والے زیر بچے اس وقت پیدا ہوتے ہیں جس وقت بڑے پودے کاٹ دیئے جاتے ہیں لہذا باغ لگاتے وقت زیر بچوں کے انتخاب میں بڑی احتیاط سے زیادہ ہوتا ہے عام طور پر فروری مارچ میں لگائے گئے پودوں میں جولائی اگست کے مہینوں میں پھول آنا شروع ہوتے ہیں لیکن ان سے حاصل شدہ پھل بہت کم اور چھوٹے سائز کا ہوتا ہے جو اکثر گر جاتا ہے اور مادری خشک ہو جاتا ہے اس لیے ماہرین کی رائے کے مطابق ابتدائی پودے فصل حاصل کرنے کیلئے نہیں رکھنے چاہیے بلکہ ان مادری پودوں سے اپریل مئی میں نکلنے والے زیر بچوں سے ایک شمشیر نما پتوں والا صحت مند زیر بچہ چھوڑ کر باقی زیر بچوں کو کاٹ دیں اس طرح ایک زیر بچہ مئی جون میں اور ایک جولائی اگست میں رکھ کر باقی سب زیر بچے کاٹ دیں یعنی ایک گڑھے میں صرف تین بچے پھل کیلئے رکھے جاتے ہیں۔ان زیر بچوں کے انتخاب کیلئے درج ذیل باتوں کو ذہن میں رکھیں۔

(1) زیر بچے ایسے پودوں سے منتخب کیے جائیں جن سے اس سے پہلے ایک جیسی اور زیادہ پیداوار حاصل ہو چکی ہو اور ان کے گچھے اور پھلیاں بڑی قامت کی ہوں۔

(2) زیر بچے ہمیشہ تندرست پودوں سے لینے چاہیئں جن کے عمر 4-6 ماہ ہو بڑے زیر بچوں سے پھل جلدی آجاتا ہے لیکن گچھے بہت چھوٹے رہ جاتے ہیں۔

(3) پودے نکلتے ہوئے اس بات کا خاص حیال رکھیں کہ مادری پودے کی جڑیں زخمی نہ ہوں زیر بچوں کو فورًا بونے ہفتے بعد نئی جڑیں اور کونپلیں نکل آتی ہیں۔

(4) زیر بچے صحت مند یعنی کیڑوں اور بیماریوں سے پاک ہونے چاہیے۔

(5) چوڑی پتوں والے زیر بچوں کا انتخاب نہ کریں کیونکہ یہ دیر سے پھل دیتے ہیں اور ان کے کوالٹی بھی خراب ہوتی ہے۔

طریقہ کاشت:

جنوری میں تیار شدہ زمین میں 6 فٹ کے فاصلے پر 2x2x2 کے گڑھے سے گڑھے اور لائن سے لائن کا فاصلے 6 فٹ ہو جائے گا ایک ایک میں 1210 گڑھے بنیں گے گڑھوں سے نکالی ہوئی مٹی کو 15 سے 20 دن کھلی فضا میں رکھیں تا کہ اس کو دھوپ اور ہوا اچھی طرح لگ جائے اور زمین میں موجود جراثیم وغیرہ ختم ہو جائیں پودا لگانے سے قبل گڑھے میں ایک مٹھی سونا، ڈی، اے، پی، اور ایک مٹھی ایف ایف سی، ایس، او، پی اور آدھی مٹھی کے ہلکی 1/2-1 تا 2 انچ موٹی تہہ چڑھا دیں

www.iqbalkalmati.blogspot.com

تاکہ پودے کی جڑیں براہ راست کھاد سے مس نہ ہوں یہ عمل کھیت کے تمام گڑھوں میں آپنائیں اس طرح ایک ایکڑ میں تقریباایک بوری سوناڈی،اے،پی ایک بوری ایف ایف،سی،ایس،او،پی یا3/4 بوری ایف ایف،سی،ایم،او،پی،اور آدھی بوری سونایوریا استعمال ہوگی اس کے بعد پانی لگادیں تاکہ گڑھوں کی مٹی بیٹھ جائے اور گوبر کی کھاد گل سڑ جائے اس کے بعد ہر گڑھے میں ایک زیر بچہ رکھ کراس کے چاروں طرف تقریبا20 کلوگرام گوبر کی گلی سڑی کھادکومٹی کے ساتھ ملاکر گرھے کوبھردیں اور پاؤں کی مدد سے مٹی اچھی طرح دبادیں تاکہ لگائے ہوئے زیر بچے ہلنے نہ پائیں اور بعد میں پودوں کو ہلکا سا پانی لگادیں۔

آبپاشی:۔

آبپاشی کیلے کی فصل کودوسرے فصلوں کی نسبت پانی کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ بڑی پتوں کی وجہ سے پانی کا اخراج بزریعہ بخارات زیادہ ہوتا ہے پانی دینے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ایک دفعہ پانی دینے کے بعد جب زمین وتر کی حالت میں آجائے تو دوسرا پانی اوردے دیں اور یہ سلسلہ تواتر سے جاری رکھیں یا گرمیوں کے موسم میں ہر ہفتہ اور سریوں میں دوہفتوں کے بعد آبپاشی کریں اور کبھی بھی فصل کوخشک نہ ہونے دیں مگر خیال رہے کہ کھیت میں زیادہ پانی نہ کھڑا ہو یعنی زمین کوہموار رکھیں۔کیلے کی فصل کوکُہر سے بچانے کے لئے دسمبر میں باغ میں شام کی وقت ہلکا پانی دیتے رہیں حیال رکھیں کی باغ میں پانی کھڑا نہ ہونے چائے اس کے علاوہ کیلے کے خشک پتوں کوجلاکر رات کے وقت دھواں کریں اس طرح فصل کُہر سے محفوظ ہوجائے گی۔

کھادوں کا استعمال:۔

پودوں کی بہتر اور اچھی پیداوار کے لئے کھادوں کا متناسب اور بروقت استعمال ضروری ہے کھادوں کے منافع بخش اور موئژ استعمال کیلئے زمین تجزیہ کروائیں تاکہ زمین کے طبعی وکیمیائی خواص کا پتہ لگایا جاسکے اس مقصد کیلئے آپ قریبی سوناڈیلریا ہماری زرعی ماہرین سے رابطہ قائم کرکے ایف ایف سی کی جدید مٹی اور پانی کے تجزیہ کی لیبارٹریوں سے اپنی زمین کا مفت تجزیہ کرواکر کھادوں کی صیح مقدار اور طریقہ استعمال کے متعلق سفارشات حاصل کریں۔اگر آپ نے تجزیہ اراضی نہیں کروایا تو مندرجہ ذیل عام سفارشات کے مطابق کیمیائی کھادیں استعمال کریں۔

نام کھاد	پہلے سال کی فصل مئی سے اکتوبر	دیگر سالوں کی فصل فروری سے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

اکتوبر

سونا یوریا	3/4 بوری ہر ماہ	ایک بوری ہر ماہ
سونا، ڈی، اے، پی	3/4 بوری ہر ماہ	ایک بوری ہر ماہ
ایف ایف سی ایس او پی	ایک بوری ہر ماہ	3/4 بوری ہر ماہ
ایف ایف سی ایم او پی	3/4 بوری ہر ماہ	3/4 بوری ہر ما

مندرجہ بالا شیڈول کے مطابق کھادیں پودوں کے قریب ڈال کر گوڈی کریں اور پانی لگادیں جونکہ ہمارے اکثر زمینوں زنگ اور بوران کی کمی موجود ہے لہذا ماہرین کی رائے کے مطابق کیلے کے لئے ہر چار ماہ بعد سونا زنگ 33 فیصد بحساب 6 کلوگرام کے حساب سے استعمال کرنے سے پیداوار پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں علاوہ ازیں بوران کی کمی کو پورا کرنے کیلئے سونا بوران بحساب 3 کلوگرام فی ایکڑ سال میں ایک مرتبہ استعمال کریں۔ نامیاتی مادہ زمین کا ایسا اہم جز ہے جو زمین کی مقدار 2 فیصد سے زیادہ ہوتی چاہیے لیکن ہمارے بیشتر زمینوں میں نامیاتی مادہ ایک فیصد سے بھی کم ہے کیلئے گوبر کی کھاد بحساب 8-10 ٹن فی ایکڑ دسمبر مین استعمال کریں یہ زمین کے طبعی کیمیائی اور حیاتیاتی خواص کو بہتر کرنے ساتھ ساتھ کیمیائی کھادوں کی افادیت بڑھاتی ہے۔

گوڈی اور جڑی بوٹیوں کی تلفی:۔

گوڈی اور جڑی بوٹیوں کی تلفی کیلیے کی زیادہ تر جڑیں زمین کی سطح کے قریب سے خوراک جذب کرتی ہیں جڑی بوٹیوں کے وجہ سے فصل کو خوراک لینے میں دشواری کا سامنا رہتا ہے لہذا کیلے کی فصل کو ابتدائی مراحل میں ہلکی ہلکی گوڈیاں کر کے بڑی بوٹیوں سے محفوظ رکھیں بعد میں جب پودے بڑی ہو جاتے ہیں تو پوری زمین پر سایہ کر لیتے ہیں جس کی وجہ سے یہ جڑی بوٹیاں خود بخود ختم ہو جاتے ہیں جتنی دیر تک ممکن ہو زمین کی اوپر والی سطح کو سخت نہ ہونے دیں کیونکہ زمین سخت ہونے کی صورت میں پودوں کی جڑیں کھاد اور پانی جذب نہیں کر پاتیں اہیں۔

پودوں کو سہارا دینا:۔

ایسے علاقے جہاں تند و تیز ہوائیں چلتی ہوں وہاں پودوں کے گر جانے کے امکانات ہوتے ہیں جو کیلے کی فصل کیلئے بہت زیادہ نقصان کا باعث بنتے ہیں اس لیے کہ کھیت کے چاروں طرف دیسی کیلے کے پودے لگا دین جو کہ قد میں بڑی ہوتے

www.iqbalkalmati.blogspot.com

ہیں اور پھلدار پودوں کو ہوا کے دباؤ سے محفوظ رکھتے ہیں کیلے کے پودوں پر زیادہ پیداوار اپریل سے لیکر اکتوبر تک حاصل ہوتی ہے البتہ سردیوں میں پیداوار بہت کم ہوتی ہے کیلے کی پیداوار اسکی قسم اور طریقہ کاشت کے علاوہ زمین اور آب وہوا کے مطابق ہوتی ہے۔

بیماری	پہچان/حملہ کی نوعیت	انسداد
(بونچی ٹوپ ڈیزاز)	پتے چھوٹی رہ جاتے ہیں جو گچھوں کی شکل اختیار کر لیتے ہے اور پھلی ٹوٹ کر گر جاتے ہے پتوں پر پیلے رنگ کے دھبے اور لکیریں پڑ جاتی ہیں پتے آسانی سے ٹوٹ جاتے ہیں پودوں کی جڑوں کا گلنا سڑنا اس کی اہم نشانی ہے جس سے پودوں پر پھل نہیں لگتا۔ جو کہ اس بیماری کے پھیلنے کا سبب ہے۔	صحت مند پودوں کے ذیر بچے حاصل کیے جائیں متاثرہ پودوں کو جڑوں سمیت نکال دیں گڑھوں میں بچے لگانے سے پہلے فیوراڈان ڈالیں فصل کو صاف رکھیں اور کھادوں کا متوازن اور متناسب استعمال کریں کالے تیلے کو کنٹرول کریں

بیماری	پہچان/حملہ کی نوعیت	انسداد
فنگر ٹپ راٹ	پھلی کے کھال اور آخری حصہ پر کالے گول داغ پڑ جاتے ہیں پھلی کالی ہو کر گل سڑ جاتی ہے	بورڈو مکسچر یا زرلیٹ (zerlote) ایک کلوگرام 100 گیلن پانی میں ملا کر فی ایکڑ سپرے کریں۔
پتوں کا جھلساؤ	پتوں پر بھوں داغ پڑ جائیں اور اس کے گرد پیلے رنگ کا دائرہ بن جاتا ہے پتے پھٹ کر ٹوٹ بھی جاتے ہیں	جڑی بوٹیوں کا خاتمہ کریں بورڈو مکسچر سپرے کریں یا کاپر آکسی کلور ائیڈ ایک کلوگرام 50 گیلن پانی میں ملا کر دو تین سپرے کریں۔
تنے کا گل جانا یہ	پودے کا تنا گل سڑ جاتا ہے اور وہ گر جاتا ہے یہ بیما ایک ہی زمین میں مسلسل کاشت سے پیدا ہوتی ہے	صحت مند بیج کا صحیح استعمال کریں Fumigant کا سپرے کریں اور فصلوں کا ہیر پھیر کریں
نیماٹوڈ اسوراخ کرنے والے نیماٹوڈ اور بیج دار نیماٹوڈ	پودے کی جڑوں کو نقصان پہنچاتے ہیں جس سے خوراک کا جڑوں سے پودے تک جانے کا عمل رُک جاتا ہے جڑوں میں گٹھلیاں بن جاتی ہیں جڑوں کو کاٹ کر دیکھنے سے بھوں رنگ کی لکیریں نظر آتی ہیں۔	

www.iqbalkalmati.blogspot.com

کیلے کے گچھے اس وقت توڑے جائیں جب پھلیاں انی جنس کے مطابق تیز ہرے رنگ کی ہو جائیں اور یہ پھلیاں موٹی اور گول ہوں گچھے توڑنے کے بعد پھل کو پتوں سے ڈھانپ دیں تا کہ اس میں مناسب نمی موجود رہے پھل کو دوپہر کے وقت نہیں کاٹنا چاہیے۔

پھل کی تیاری:۔

کیلے کے لئے پھل کی کٹائی کے بعد سب سے بڑا مسئلہ اس کا پکانا ہے کیونکہ اس کے پکائی دوران کچھ کمی رہ جائی ہے گرم موسم میں کیلوں کو ڈبوں یا کریٹوں میں بند کر کے رکھ دیں تو چار سے چھ دنوں میں تیار ہو جاتے ہیں جبکہ اس کے برعکس سردیوں میں کیلوں کو پکنے میں 8 سے 10 دن لگ جاتے ہے اگر کیلوں کو جلدی پکانا مقصود ہو تو پھلیوں کو نیم کے تازہ پتوں میں لپیٹ کر کریٹوں میں بند کر دیں اگر کیلے کو بڑے پیمانے پر پکانا ہو تو کیلوں کے پتے گوبر اور بھوسے کا ھوا بند کمرے میں دھواں دیا جائے اس طریقہ سے موسم گرما میں 24 گھنٹے بعد اور موسم سردے میں 48 گھنٹے بعد کیلا پک کر تیار ہو جاتا ہے اس کے علاوہ اور طریقوں سے بھی کیلا پکایا جاتا ہے یعنی زمین میں ایک گڑھا کھودا جائے اور کیلوں کو پتوں میں لپیٹ کر اس گڑھے میں رکھ دیا جائے اس کے بعد ایک اُلٹا گملا گڑھے کے مند پر رکھ کر باقی تمام راستے بند کر دیئے جائیں پھر گملوں کی تہہ میں موجود سوراخ کے راستے تک دھواں تین دن صبح شام دیں اور مکمل ہونے پر پھل کو نکال کر کھلی ہوا میں رکھ دیں اس طرح یہ پھل پک جائے گا۔ **پیداوار** پہلے سال کی نسبت دوسرے سال میں پیداوار 4 گنا زائد حاصل ہوتی ہے اور ایک جیسی رہتی ہے آچھی زمین مناسب منصوبہ بندی اور کھادوں کے متوازن اور متناسب استعمال سے کیلے کی فی ایکڑ پیداوار کو موجودہ پیداوار سے کافی حد تک بڑھانے کی گنجائش ممکن ہے۔

مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں : www.iqbalkalmati.blogspot.com

PAR

پاکستان ایگریکلچر ریسرچ زرعی تعلیمی پورٹل

web: http://urdu.par.com.pk | Email: support@par.com.pk